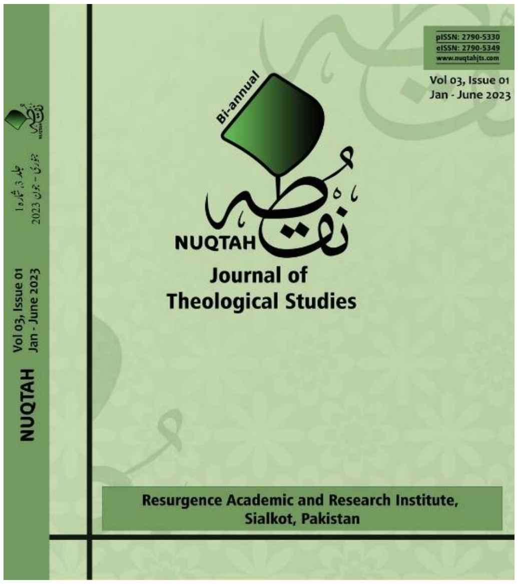

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

امہاتِ کُتبِ دلائلِ نبوت کے اُردو تراجم: مبادیات فن ترجمہ کی روشنی میں جائزہ

Urdu Translations of Fundamental Books of Dalail-e-Nubuwwat: An Analysis in the Light of the Basics of Translation Studies

Dr. Asma Aziz
Assistant Professor,
Dept. of Islamic Studies, G. C. Women University, Faisalabad.
Email: asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Hina Asghar
Visiting Lecturer, GC University, Faisalabad.
Email: haniafsd31@gmail.com

Dr. Muhammad Imran Malik
Visiting Assistant Professor,
SZIC, University of the Punjab, Lahore.
Email: imranmalik.awan19@gmail.com

Published online: 30th June 2023

View this issue

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

امہاتِ کُتبِ دلائلِ نبوت کے اُردو تراجم: مبادیات فن ترجمہ کی روشنی میں جائزہ

Urdu Translations of Fundamental Books of Dalail-e-Nubuwwat: An Analysis in the Light of the Basics of Translation Studies

ABSTRACT

The Islamic Literature and Manuscripts have included the Holy Quran, Ahadith, Seerah, Islamic Jurisprudence, Islamic History and all allied arts associated with these exist in the Arabic language and to some extent in the Persian language. To understand and study it, translation of this Islamic literature in the native language i.e., Urdu is the dire need of time. There is a historical practice of translating the Holy Quran in Western and Eastern languages, Muslim Scholars contributed remarkable work to establish the rules and regulations for its translation. The tradition of Urdu translations of Islamic Fundamental Literature is also noteworthy. We found Translations of Seerah Literature and its various branches in a good number in the Urdu language now. Fundamental books on *Dalail-e-Nubuwwat* have also been translated into Urdu by various scholars. This research deals with an analytical study of the selected Urdu translations of fundamental books on *Dalail-e-Nubuwwat*. This study explores the different methods and styles of Urdu translations and their merits and demerits by focusing on the fundamentals of the Science of Translation Studies.

Keywords: Art of Sirah Writing, Art of Translation, Dalail-e-Nabuwwah, Urdu Translations

فنِ سیرت نگاری کا آغاز عربی کتب سے ہوا بعد ازاں اس صف میں فارسی شامل ہوئی اور پھر اُردو زبان بھی اس صف میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوئی۔ اُردو سیرت نگاری کا آغاز اُس وقت ہوا جب اردو کا وجود عمل میں آیا اور محققین کے مطابق یہ آٹھویں صدی ہجری کا زمانہ ہے۔[1] اُردو اسلامی ادب کے سفر کا آغاز تصوف، شریعت، اخلاق اور فقہ اسلامی سے ہوا اور پھر اس میں سیرت النبی ﷺ بھی شامل ہوئی اور یہ بھی سیرت کے لٹریچر کی دولت سے مالا مال ہوگئی۔ برِصغیر میں سیرت نگاری کا آغاز میلاد ناموں سے ہوا۔ سیرت میں حضور ﷺ کی مکمل حیاتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے جبکہ میلاد ناموں میں ولادت، معجزات، معراج النبیؐ، شمائلِ النبیؐ اور وصال سے متعلق روایات منظوم

اور نثری منہج پر جمع ہوتی ہیں۔ بقول ڈاکٹر سید رفیع الدین: اُردو نعتیہ شاعری کا آغاز نویں صدی ہجری میں ہو گیا تھا، چنانچہ خواجہ بندہ نواز گیسودراز سید محمد حسینی (م۸۲۵ھ) کے نعتیہ اشعار اور مولانا حالی کے "مولود نامے" کے علاوہ "معراج نامے"، "شمائل نامے"، "انور نامے" بھی ملتے ہیں۔[2] جبکہ ڈاکٹر خالد کے مطابق اُردو نظم میں سیرت کی تصنیف کا آغاز گیارہویں صدی ہجری میں اور اردو نثر میں تیرہویں صدی ہجری میں ہوا۔[3] سیرت پر تالیفِ کُتب کا سفر اپنے ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا جب ۱۸۵۷ء تک پہنچتا ہے تو اُردو میں ۱۷ کُتب تالیف کی جاچکی تھیں لیکن اُن میں سے بیشتر روایتی مولود نامے تھے جو محافل میلاد میں پڑھے جاتے، البتہ چند کتب جو مستند کتبِ سیرت پر مبنی ہیں۔

انیسویں صدی کا آخری نصف حصہ اور بیسویں صدی کا ابتدائی حصہ اردو سیرت نگاری میں زریں عہد کہلاتا ہے۔ اُردو سیرت نگاری میں باقاعدہ کام سرسّید کی خطباتِ احمدیہ اور شبلی نعمانیؒ کی سیرت النبیؐ کی صورت میں نظر آتا ہے جو کہ مستشرقین کی گمراہ کُن سیرت نگاری بالخصوص ولیم میور کی "لائف آف محمد" کے جواب میں دیا گا۔[4] مفتی عنایت احمد کاکوروی (۱۸۶۳ء) کی کتاب تواریخ حبیب اِلٰہ اور بیسویں صدی کے نصف اول میں قاضی سلیمان منصور پوریؒ (۱۹۸۹ء) کی کتاب رحمۃ للعالمین نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اسی عہد میں علامہ راشد الخیری (م۱۹۳۶ء) کی کتاب آمنہ کالال، مولانا اشرف علی تھانویؒ (م۱۹۴۳ء) کی نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، مولانا ثناء اللہ امر تسری کی "مقدس رسول ﷺ، مولانا ابو رشید محمد عبد العزیزؒ کی سوانح عمری حضرت رسول کریم ﷺ، سید سلیمان ندویؒ کی خطباتِ مدارس، پروفیسر نواب علی (م۱۹۶۱ء) کی کتاب سیرت رسول اللہ، حکیم عبد الرؤف داناپوریؒ (م۱۹۴۸ء) کی اصح السیر، مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ (م۱۹۷۴ء) کی النبی الخاتم، چودھری افضل حق (م۱۹۴۳ء) کی محبوبِ خدا اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (م۱۹۷۴ء) کی سیرتِ المصطفٰی اور مفتی محمد شفیع کی "آداب النبی ﷺ" نمایاں نظر آتی ہیں۔[5] پاکستانی سیرت نگاری میں نمایاں نام ابو الاعلیٰ مودودی کی سیرتِ سرورِعالم، نعیم صدیقی کی محسنِ انسانیت، محمد حمید اللہ کی محمد رسول اللہ ﷺ اور "رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیاسی زندگی"، پیر کرم شاہ الازہری کی ضیاء النبیؐ، شاہ مصباح الدین شکیل کی سیرت احمدِ مجتبیٰؐ، حکیم محمود احمد کی سیرت خاتم النبیینؐ، محمد رفیق ڈوگر کی الامینؐ، حکیم سعید کی "دانائے سبل"، خالد مسعود کی حیاتِ رسولِ امی ﷺ، مولانا صفی مبارکپوری کی الرحیق المختوم، ڈاکٹر محمود احمد غازی

کی محاضراتِ سیرت ، مولانا جعفر شاہ پھلواروی کی کتاب پیغمبرِ انسانیت ﷺ ، ڈاکٹر خالد علوی کی کتاب انسانِ کامل اور سیرۃ الرسول ﷺ از ڈاکٹر طاہر القادری وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان میں بہت سی احادیث، سیرت رسولؐ کی کتب کے اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ اردو سیرت نگاروں نے اس موضوع پر عربی میں شائع کتب کے اردو تراجم بھی کیے۔ ذیل میں ان تراجم کا تعارف اور ترجمہ کی خصوصیات اور ان کا تنقیدی جائزہ ذکر کیا جائے گا۔ زیرِ بحث مقالہ میں اصل کتاب کی بجائے صرف کتاب کا ترجمہ ہی زیرِ بحث آئے گا۔

ا۔ "الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ" از امام جلال الدین سیوطی کے تراجم کا تعارف:

ا۔ اُردو ترجمہ 'الخصائص الکبریٰ' از مفتی سید غلام معین الدین نعیمی:

مفتی سید غلام معین الدین نعیمی چشتی صابری کی ولادت مراد آباد انڈیا میں ہوئی۔[6] غلام معین الدین کے حالات کا مختصر حالات زندگی مقدمہ خصائص الکبریٰ میں کچھ یوں مذکور ہیں:

"مراد آباد کی مشہور دینی درسگاہ "جامعہ نعیمیہ" میں تاج العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عمر نعیمی اور صدر الفاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادیؒ کے زیرِ سایہ آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل و تکمیل فرمائی۔ جبکہ اسی زمانہ میں فن طب کو بھی پڑھا اور ۱۹۴۳ء کو دہاچہ طبیہ کالج لکھنؤ سے "الحکیم الفاضل" کی سند حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ تحصیل علوم سے فارغ ہوئے۔[7]

غلام معین الدین نے سیاست اور خصوصی طور پر آل انڈیا سنی کانفرنس میں خصوصی کردار ادا کیا، جیسا کہ مقدمہ میں آپ کے کردار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دینی خدمات علوم دینیہ کے حصول کے بعد صدر الفاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ کی سر پرستی میں تحریک پاکستان کے لیے بڑی گرم جوشی سے کام کیا۔ ایک عرصہ تک آل انڈیا سنی کانفرنس کے منصرم رہے۔ ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لے آئے۔ غازی کشمیر حضرت مولانا ابو الحسنات قادریؒ نے آپ کو جمعیت کا نائب ناظم مقرر فرمایا۔ آپ نے کافی عرصہ جمعیت کا ترجمان رسالہ "جمعیت" نکالنے کا اہتمام کیا اور بڑی تندہی سے اس کے لیے کام کیا۔"[8]

علامہ غلام معین الدین ایک مستند عالم دین تھے، جنہوں دینی، مذہبی، سیاسی اور معاشرتی میدانوں میں اپنا کردار ادا کیا۔

نامور اردو ادیب حضرت شمس بریلوی نے ترجمہ خصائص الکبریٰ کا مقدمہ لکھا ہے۔ مقدمہ میں سیرت رسول کی عربی پر لکھی گئی کتب کا ارتقاء پیش کیا گیا۔ مغازی وسیر پر کتب کا تعارف مختصر انداز میں پیش کیا گیا۔ مقدمہ میں حافظ جلال الدین سیوطی کا تعارف بھی پیش کیا گیا اور ساتھ ساتھ کتاب الخصائص الکبریٰ کا ادبی و تحقیقی مقام بھی پیش کیا گیا۔ علامہ شمس بریلوی لکھتے ہیں:

"میرے قلم میں یہ تاب و طاقت نہیں کہ میں ''الخصائص الکبریٰ'' پر ناقدانہ نظر ڈالوں یا اس پر تنقیدی نقطہ نظر سے کچھ لکھوں۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ علامہ نے آیات و معجزات کے سلسلہ میں جن ماخذوں (احادیث) کو پیش کیا ہے اس میں اصول حدیث کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ایک معجزہ کے سلسلہ میں جس قدر احادیث جتنے طرق سے ان کو مل سکی ہیں انہوں نے بغیر تبصرہ سب کو پیش کر دیا ہے۔ اس طرح بہت سی ضعیف احادیث بھی پیش کر دی ہیں۔ ایک اور امر کا لحاظ بھی علامہ نے نہیں رکھا ہے وہ یہ کہ ان کے یہاں واقعات کی ترتیب میں تسلسل نہیں ہے۔ آپ ترجمہ میں اکثر مقامات پر اس امر کا مشاہدہ کریں گے اور میں نے حاشیہ میں بعض مقامات پر اس کی صراحت بھی کر دی ہے۔ خدانخواستہ اس سے میری مراد فاضل مصنف کی تنقیص نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت کی طرف توجہ مبذول کروانا ہے۔"[9]

ترجمہ کی خصوصیات وخامیاں:

۱۔ ترجمہ میں عربی متن کے بغیر صرف اردو ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔

جیسا کہ شمس بریلوی لکھتے ہیں: "کسی ترجمہ کے ساتھ اس کا متن پیش کرنا ایک سعی بے حاصل ہے اس لیے کہ جو متن سے استفادہ کر سکتے ہیں وہ ترجمہ پر نظر کیا ڈالیں گے۔ بلکہ ترجمہ پڑھنا تضیع اوقات سمجھیں گے اور جن کو ترجمہ درکار ہے وہ متن کے سمجھنے سے قاصر ہیں ان کے لیے متن کا کیا فائدہ اور ان کو متن سے کیا سروکار!۔"[10]

۲۔ ترجمہ سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ اور ضرورت کے مطابق بامحاورہ ترجمہ بھی کیا گیا ہے لیکن اکثر پیچیدہ عبارات کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

۳۔ فہرست عنوان بندی کے الفاظ کا بہترین چناؤ کیا گیا ہے۔

۴۔ کتاب کے آغاز میں طویل مقدمہ لایا گیا ہے۔

۵۔ قرآنی آیات کا عربی متن بعض مقامات پر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ آیات حوالے کے ساتھ پیش کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے۔

۶۔ احادیث کی تخریج نہیں کی گئی اور صحیح وضعیف احادیث وغیرہ کی بھی نشاندہی نہیں کی گئی، نہ ہی راویوں کے احوال وغیرہ زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔

۷۔ کچھ مقامات پر خاص عربی کے چند جملے ذکر کیے گئے ہیں، جن کو مترجم نے ذکر کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

۸۔ مترجم نے ترجمہ میں اپنے معاصر سیرت نگاروں جیسے شبلی، منصورپوری وغیرہ پر بھی تنقید بھی کی ہے۔

۹۔ حواشی میں بعض مقامات پر اضافہ یا وضاحت بھی ذکر کی گئی ہے۔

۱۰۔ قوسین، قومہ سوالیہ نشان جیسی اردو علامات کا مناسب استعمال کیا گیا ہے۔

۱۱۔ کمپوزنگ بہت ہی عمدہ ہے اور پروف ریڈنگ بھی کی گئی ہے۔ مگر اس کے باوجود کچھ اغلاط موجود ہیں۔

۱۲۔ مترجم کی طرف سے حواشی میں فائدہ وغیرہ ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ اُردو ترجمہ 'الخصائص الکبریٰ' از مولانا عبد الاحد قادری:

مترجم عبد الاحد قادری کئی عربی کتب کے اردو تراجم کر چکے ہیں۔

اس ترجمہ کے محاسن و معائب ذیل میں مذکور ہیں:

۱۔ معجزات و دلائل کو عنوان کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ بامحاورہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ ترجمہ کو اقتباسات کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

۴۔ حدیث کے آخر میں منقول حدیث کے بارے میں کتاب کا نام لکھا گیا ہے کہ فلاں کتاب میں ہے لیکن احادیث کی تخریج نہیں کی گئی

ہے۔ تکرار والی احادیث کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

۵۔ مشکل عبارت کی ترجمہ کے درمیان وضاحت کی گئی۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کھول دیا اور پھیلا دیا مطلب یہ ہتھیلی بھر سے کہیں زیادہ پیو گے۔

٦۔ عام سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک اقتباس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"روایت ہے کہ عامر بن طفیل، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا اسلام قبول کر لے۔ اس نے کہا کہ میں اس شرط پر اسلام قبول کرتا ہوں کہ تمام صحرا میرے لیے ہو اور شہر آپ کے لیے۔ نبی کریم ﷺ نے انکار فرما دیا۔ پھر وہ چلا گیا اور یہ کہتا ہوا گیا کہ خدا کی قسم! میں اس سرزمین کو اصیل گھوڑوں اور جری مردوں سے بھر دوں گا اور ہر کھجور کے درخت سے ایک ایک گھوڑا باندھ دوں گا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! عامر کے شر سے مجھے محفوظ رکھ اور اس کی قوم کو ہدایت دے۔" تو وہ نکلا یہاں تک کہ ابھی وہ سلولیہ کے گھر میں مدینہ کے وسط میں ہی تھا کہ اس کے حلق میں گلٹی نکلی اور وہ اپنے گھوڑے پر کودا اور نیزو لے کر گھوڑا دوڑاتا ہوا بھاگا اور وہ کہتا جاتا تھا۔ یہ گلٹی اونٹ کی گلٹی کے مشابہ ہے اور میری موت سلولیہ کے گھر ہی میں ہے اور وہ اس حال میں رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ (حاکمؒ نے سلمہ بن اکوعؓ سے اس کی مانند حدیث روایت کی)۔"[11]

۷۔ امام سیوطی نے جن کتب کا نام ذکر کیا ہے، احد قادری نے ان کے نام کو ترجمہ سے حذف کر دیا ہے۔

۸۔ ترجمہ بین قوسین کی روایت نہیں ڈالی گئی۔

۹۔ سوالیہ نشان اور فل سٹاپ کے علاوہ دیگر اردو کی علامات کو بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔

۳۔ اُردو ترجمہ 'الخصائص الکبریٰ' از علامہ مقبول احمد و ادارہ ضیاء المصنّفین بھیرہ شریف:

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم میں افتاء، تدریس اور عصری تعلیم کے

ساتھ ساتھ ادارہ ضیاء المصنّفین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا کام عربی فارسی کتب کے تراجم کے ساتھ ساتھ تصنیف و تحقیق کا ہے۔ اسی ادارہ سے یہ ترجمہ شائع ہوا ہے[12]

اس ترجمہ کے محاسن و معائب درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب کا ترجمۃ الباب نہایت عمدہ الفاظ میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ بامحاورہ ترجمہ کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ قرآنی آیات کے متن کو کتاب میں نقل کیا گیا اور آیات کا ترجمہ تفسیر ضیاء القرآن سے نقل کیا گیا ہے۔

۴۔ احادیث مبارکہ کی تخریج نہیں کی گئی ہے۔

۵۔ آیات کے علاوہ روایات کے عربی متن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

۶۔ ادارۃ المصنّفین کی جانب سے اگر کسی جگہ پر تشریح کی ضرورت محسوس کی گئی ہے تو "فائدہ" کے عنوان سے تشریح کو لایا گیا ہے۔

۷۔ کلامی و منطقی مباحث کا ترجمہ مشکل انداز میں پیش کیا گیا، جیسے دو سطریں ملاحظہ ہوں:

"افعال الٰہیہ کا واسطہ دو کمالات کی طرف تقسیم ہوتا ہے۔ ایک کمال وہ جو اس محل کی تخلیق کے وقت اس کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور دوسرا کمال وہ جو وجود کے ظہور کے بعد حاصل ہوتا ہے۔"[13]

۸۔ کچھ اصطلاحات کو ایسے ہی ذکر کیا گیا جیسے اصل کتاب میں تھیں۔ جیسے (۱)توقف الفعل علیٰ قبول المحل(۲)توقف الفعل اعلیٰ اہلیۃ الفاعل۔[14]

۹۔ ابواب کے عناوین کو بعض جگہوں پر بہت ہی لمبا کر کے لکھا گیا ہے۔

۱۰۔ حاکم، بیہقی، طبرانی، ابو نعیم اور ابن عساکر کے نام تو ذکر ہیں مگر ان کی روایات کی تخریج نہیں کی گئی۔

۲۔ "شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل النبوۃ" از علامہ نور الدین جامی (مترجم بشیر حسین ناظم):

دلائل نبوت اور معجزات پر لکھی گئی کتب میں فارسی زبان کی کتاب "شواہد النبوۃ" کو بھی خاصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب فارسی کے

ساتھ ساتھ اُردو ترجمہ میں بھی پاکستان میں شائع ہوئی ہے۔ علامہ نور الدین جامی کی کتاب شواہد النبوۃ کا اُردو ترجمہ بشیر حسین ناظم نے کیا ہے۔ بشیر حسین ناظم پاکستان میں اردو اور پنجابی کے نامور ادیب ہیں۔ ان کے متعلق ارشد میر لکھتے ہیں:

> "جناب ناظم اردو و پنجابی کے نامور شاعر اور ادیب کی حیثیت سے علمی و ادبی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، البتہ مترجم کی حیثیت سے یہ ان کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ توقع ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ وہ اس میدان میں بھی اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر قارئین کو فارسی اور عربی زبانوں کے دیگر شہ پاروں سے بھی وقتاً فوقتاً روشناس کراتے رہیں گے۔ اس کا ہنوز اُردو زبان میں ترجمہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ یہ دینی ہی نہیں ایک لحاظ سے قومی فریضہ بھی ہے۔"[15]

جناب بشیر حسین ناظم نے بہت ہی عمدہ طریقہ سے شواہد النبوۃ کا ترجمہ اُردو زبان میں کیا ہے۔ جیسا کہ ارشد میر لکھتے ہیں:

"جناب بشیر حسین ناظم کی اولین کامیاب کوشش کے پس منظر میں بھی ان کی ذہانت و فطانت کے علاوہ وسیع مطالعہ بھی کار فرما ہے۔ اگرچہ انہیں انگریزی، اُردو اور پنجابی زبانوں پر بھی خاصا عبور حاصل ہے لیکن بالخصوص عربی اور فارسی زبانوں کی اپنے دور کے جید علماء و فضلا سے سبقاً سبقاً پڑھنے کی وجہ سے انہوں نے بڑی مہارت اور چابک دستی سے کسی کہنہ مشق مترجم کی طرح اس کتاب کا ترجمہ بڑے سلیس، رواں اور حسین انداز میں کرتے ہوئے اصل زبانوں کی روح کو بھی فنا ہونے سے بچالیا ہے۔ یہ کہنا تو شاید غلو کے زُمرے میں آ جائے کہ ترجمہ شدہ کتاب اصل کے مطابق یا اس سے بڑھ کر ہے، کیونکہ ایک زبان کا مزاج دوسری زبان کے مزاج سے بالکل جداگانہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک زبان کا اسلوب، جملوں کی بناوٹ اور الفاظ کی نشست و برخاست کو دوسری زبان میں من و عن منتقل کرنا ناممکن ہوتا ہے، البتہ یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر کوئی شخص مولانا جامیؒ کی اصل کتاب سے واقف نہ ہو اور جناب ناظم کی زیرِ نظر کتاب کو پڑھ لے تو وہ اس کتاب کو ترجمہ شدہ نہیں بلکہ طبع زاد سمجھنے پر مجبور ہو گا۔"[16]

کتاب شواہد النبوۃ کے ترجمہ کے محاسن و معائب ذیل میں مذکور ہیں:

۱۔ ترجمہ بامحاورہ ہے اور اردو ادب کا نمائندہ شاہکار ہے۔

۲۔ اصل کتاب کے طویل ترین جملوں کا بھی آسان ترجمہ کر کے پیش کیا گیا ہے۔

۳۔ اعلام و اماکن کو انڈر لائن کیا گیا ہے۔

۴۔ ترجمہ میں سبحان اللہ، ماشاء اللہ اور واللہ اعلم بالصواب کے الفاظ مترجم کی طرف سے اضافہ ہیں۔

۵۔ عربی اشعار کو اصل متن میں ذکر کر کے ان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۶۔ چند مقامات پر مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم کے اشعار کو بھی ذوق کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

۷۔ ترجمہ بہت ہی سہل انداز میں کیا گیا ہے۔

۸۔ ترجمہ تحقیق کے ساتھ پیش نہیں کیا گیا۔

۹۔ ترجمہ میں روایات کی تخریج کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

۱۰۔ علم رموز و اشارات ترجمہ کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ صرف فل سٹاپ اور سوالیہ نشان پر اکتفاء ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ عنوان کے الفاظ میں قدرے مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۱۲۔ قرآنی آیات کا اصل متن ترجمہ میں نقل نہیں کیا گیا۔ لیکن بعض جگھوں پر قرآنی آیات کا متن بھی موجود ہے مگر ان کا ترجمہ پیش نہیں کیا گیا۔

۱۳۔ قرآنی آیات کے ترجمہ میں ناظم صاحب نے شعر کے اوزان بنانے کی کوشش کی ہے۔ جیسے صفحہ نمبر ۲۹ پر ہے۔ كل من عليها فان- ہر زندہ میر ندہ ہے اور نئی چیز پرانی ہونے والی ہے۔[17]

۱۴۔ حواشی میں اعلام و اماکن کی وضاحت بھی نہیں ہے۔

۳۔ "دلائل النبوۃ" از بیہقی (مترجم مولانا محمد اسماعیل الجارودی):

"دلائل النبوۃ" للبیہقی کا اردو ترجمہ مولانا محمد اسماعیل الجارودی نے کیا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل بہت بڑے فاضل ہیں۔ ان کی معاونت مولانا خلیل اشرف عثمانی نے کی ہے۔ اسی ترجمہ کی نظر ثانی مولانا محمد احسان اللہ شائق نے کی ہے۔ مولانا محمد احسان اللہ جامعۃ الرشید کراچی کے مدرس و مفتی ہیں۔ "دلائل النبوۃ" اُردو ترجمہ کے متعلق خود مولانا احسان اللہ شائق لکھتے ہیں:

"کتاب کی اصل زبان عربی ہے۔ اب تک اس سے علماء کرام ہی استفادہ فرماتے رہے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے محترم دوست خلیل اشرف عثمانی صاحب نے مولانا محمد اسماعیل صاحب کے ذریعہ اس کا اُردو زبان میں ترجمہ کروایا ہے۔ ماشاء اللہ مولانا نے بڑے سلیقہ سے اس کام کو انجام دیا ہے، اب مکمل کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ ہو گیا ہے، پھر انہوں نے مجھ سے اس کی نظر ثانی کی درخواست کی ہے۔ چنانچہ اس نظر ثانی کے ساتھ بعض عنوانات کا بھی اضافہ کیا گیا۔ اب یہ کتاب اُردو خواں طبقہ کے لیے سیرت کے موضوع پر ایک بہترین منتخب کتاب ہے۔ اس سے جہاں عوام فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، اہلِ علم طبقہ علماء و طلبہ بھی مستغنی نہیں رہ سکتے۔ یہ اُردو میں لکھی ہوئی عام سیرت کی کتاب نہیں بلکہ ایک جامع اور مستند کتاب ہے، جس کی صحیح قدر اہلِ علم ہی پہچان سکتے ہیں، جو امام بیہقیؒ کے علمی مقام و منزلت سے واقفیت رکھتے ہیں۔ قارئین کرام جب کتاب کا بغور مطالعہ کریں گے تو خود ان کو بھی اندازہ ہو گا کہ کس قدر وقیع کتاب ہے۔ اُردو ترجمہ کا اصل مشورہ استادِ محترم شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم نے دیا تھا۔ یہ کام اگرچہ حضرت زید مجدہم کی نگرانی میں نہ ہو سکا تاہم یہ حضرت کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الاسلام زید مجدہم کی زندگی میں برکت نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اُمت کے حق میں نافع بنائے۔ مترجم، ناشر اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔"[18]

اُردو ترجمہ میں تقریباً سو صفحات پر مشتمل طویل ترین مقدمہ پیش کیا گیا ہے اردو ترجمہ میں جن مباحث کو ذکر کیا گیا ہے ان میں امام بیہقی کے بارے میں اور کتاب "دلائل النبوۃ" کے بارے میں علماء کے تاثرات، نبوت و رسالت سے متعلق بنیادی مباحث، اثبات دلائل نبوت میں امام بیہقی کا منہج، دلائل نبوت سے متعلق کتب کا منہج، احوال و آثار امام بیہقی اور دلائل نبوت بیہقی کے مصادر و مراجع ہیں۔ کتاب کے آغاز میں مشہور محقق ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی کے مقدمہ کا اُردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی نے بھی نبوت و رسالت پر دلائل پیش کیے ہیں، جس میں انہوں نے نبوت و رسالت کی ضرورت و اہمیت پر بہت ہی زور دیا ہے۔ ذیل میں ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی کا نبوت سے متعلق استدلال کا منہج ملاحظہ ہو:

''تو ایمان بالنبوۃ یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کے درمیان اور تمام انسانوں کے درمیان تعلق اور واسطہ انبیاء علیہم السلام کے طریق اور ذریعے سے ہونا یہ اسی دین (دین توحید اور دین اسلام) ہی کی خصوصیات میں سے ہے۔

"والنبی هو الانسان الذی یختاره الله لیقوم باداء رسالة معینة"[19]

"نبی وہ انسان ہوتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ اس عظیم مقصد کے لیے چُن لیتے اور منتخب کر لیتے تھے تاکہ ایک خاص اور معین پیغام پہنچانے کے لیے کھڑا ہو جائے اور اس کی ذمہ داری سنبھال لے۔"

ڈاکٹر عبد المعطی نے نبی ﷺ اور رسول کے وجود کے انکار کرنے والوں کا بھی رد کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ یقیناً ایسے مذاہب بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں (اللہ کو جانتے ہیں)۔ مگر وہ نبوتوں کا انکار کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کسی نبی کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ انبیاء جو کچھ لائیں گے یا تو وہ عقل کے عین مطابق ہو گا یا نہ ہو گا۔ اگر فرض کیجیے کہ وہ پیغام عقل میں آسکتا ہے تو پھر نبی ﷺ کی کیا ضرورت رہی؟ عقل اس ضرورت کو پورا کر کے نبی ﷺ سے ہمیں مستغنی کر دیتا ہے، لہٰذا اس کی ضرورت ہی نہیں اور اگر جو چیز نبی لائے گا وہ عقل کے خلاف ہے تو ہمیں ایسی خلافِ عقل چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے (تو انکا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ) راہنمائی اور استدلال کا راستہ عقل ہے اور وہی کافی ہے۔ نبوت و رسالت کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ وہ یہ کہ ہم لوگ زبانی جمع خرچ اور منطقی طرز استدلال کے ساتھ اور ریاضی کے اصولوں کے ساتھ ماوراء اور مادہ کے حقائق تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں صحیح علم اور اس کی صفات کے بارے میں صحیح طور پر جاننا، نیز آخرت کا حساب و کتاب، ثواب و عذاب وغیرہ ہر وہ چیز جو عالم غیب سے تعلق رکھتی ہے، یہ تمام امور اور تمام باتیں نہیں معلوم ہو سکتیں، مگر صرف اور صرف انبیاء علیہم السلام کے واسطے ہے۔[20]

ترجمہ کے محاسن و معائب ذیل میں مذکور ہیں:

۱۔ اردو ترجمہ میں کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ کو چھوٹے چھوٹے اقتباسات میں ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ اردو ترجمہ بامحاورہ اور سلیس انداز میں کیا گیا ہے اور مشکل عربی الفاظ کا اُردو ترجمہ بھی آسان کیا گیا ہے۔

۳۔ ترجمہ میں ذیلی اقسام والی اصطلاحات کو نمبر لگا کر پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ ترجمہ نہایت چھوٹے پیرا گراف میں کیا گیا ہے۔

۵۔ مبحث کو ذیلی عنوان کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔

۶۔ قرآنی آیات کے متن کی تخریج پیش کی گئی ہے، عربی قرآنی آیات کے متن پر اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ قرآنی آیات کے اردو ترجمہ سے متعلق نشاندہی نہیں کی گئی کہ کس مترجم کے ترجمہ قرآن سے لیا گیا ہے۔

۷۔ احادیث کی تخریج و تحقیق نہیں کی گئی ہے۔

۸۔ مشکل مقامات کی وضاحت بریکٹ لگا کر کی گئی ہے۔

۹۔ امام بیہقی کے نقطہ نظر کو عمدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

۱۰۔ اردو ترجمہ عام اردو پڑھنے والے قاری کے لیے بہت ہی سہل ہے۔ ذیل میں ایک اقتباس بطور نمونہ ملاحظہ ہو:

> ”کہتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی ﷺ آ گئے تو عبد اللہ بن سلام بھی آ گیا اور کہنے لگا۔ اشهد انک رسول الله حقا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہیں اور آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور یہ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں اور ان میں سب سے زیادہ علم والا ہوں اور ان ہی سے سب سے بڑے علم والے کا بیٹا ہوں۔ ان کو بلا کر میرے بارے میں پوچھیے، اس سے قبل کہ ان کو میرے اسلام کے بارے میں معلوم ہو جائے۔ اگر ان کو پتہ چل گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ میرے بارے میں وہ باتیں کریں گے جو مجھ میں نہیں ہیں۔“[21]

۱۱۔ اُردو ترجمہ میں بہت سے مقامات پر ڈاٹ یعنی نقطے لگائیں گئے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں ترجمہ چھوڑا گیا ہے۔

۱۲۔ علم رموز و اشارات میں سے صرف فل سٹاپ کو لایا گیا ہے بہت سے مقامات پر واؤ کو نہیں لگایا گیا۔

۱۳۔ ترجمہ میں بعض مقامات پر کچھ عقیدہ کا رد بھی کیا گیا ہے۔

۱۴۔ حواشی لکھنے سے گریز کیا گیا ہے۔

4۔ "دلائل النبوۃ" از ابو نعیم اصفہانی (مترجم قاری محمد طیب نقشبندی)

"دلائل نبوۃ" پر مشہور کتب میں ابو نعیم اصفہانی کی کتاب کا اُردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ دلائل نبوۃ لابی نعیم کا اُردو ترجمہ قاری محمد طیب نقشبندی نے کیا ہے۔ قاری محمد طیب جامعہ رسولیہ مانچسٹر انگلینڈ کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ قاری محمد طیب جامعہ رسولی شیر از یہ لاہور کے ناظم شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب کے بیٹے ہیں۔ مولانا طیب صاحب کے بارے میں مقدمہ "دلائل النبوۃ "لابی نعیم میں حافظ محمد صابر علی صابر لکھتے ہیں:

مولانا محمد طیب صاحب نے بہت سی کتب عربیہ کے تراجم کے علاوہ مختلف فنی موضوعات پر کئی کتابیں اور رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں حق تحقیق ادا کر دیا ہے۔ قاری کو عظیم باپ کے علمی پایہ کا عکس ہونہار بیٹے کی تحریروں میں جھلکتا نظر آئے گا۔ مولانا کو اس کم عمری میں یہ مقام بلند حاصل ہو جانا، والد محترم مدظلہ العالی کی تربیت، شفقت اور محنت کا نتیجہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ قلم و قرطاس کو ترش و تلخ و بازاری الفاظ سے آلودہ نہیں ہونے دیتے۔ مخالف کو جواب دیتے وقت بھی آپ کو قلم پر پورا قابو رہتا ہے۔ آپ خشک ملا نہیں بلکہ نہایت متواضع، خلیق، ملنسار، مخلص دوست اور بہترین مہمان نواز ہیں۔[22]

مولانا طیب نے پاکستان اور انگلینڈ میں مختلف مدارس میں تدریس کی ہے۔ آج کل آپ دیار فرنگ میں علمی گوہر لٹا رہے ہیں۔ آپ نے مانچسٹر انگلینڈ میں جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر کے نام سے دینی ادارہ قائم کر کے دیارِ کفر میں شمع اسلام روشن کی ہے، جہاں ایک سو سے زائد طلباء قرآن کریم حفظ و ناظرہ، تجوید، درس نظامی اور اسلام سٹڈیز کلاسز میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔[23] مولانا محمد طیب صاحب کو وہاب ازلی نے علمی سرمایہ کے ساتھ ساتھ حسن لہب ولہجہ اور دولت لحن و آہنگ بھی وافر مقدار میں عطا فرمائی ہے۔ آپ تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر قرآن خوانی میں تو آپ کو کمال حاصل ہے۔ مجمع پر چھا جانے اور سامعین پر کیف و وجد طاری کر دینے کا فن آپ کو قدرت کی طرف سے ودیعت ہوا ہے۔[24]

کتاب کے اردو ترجمہ کے آغاز میں تمہیدی گفتگو میں پیش لفظ از حافظ محمد صابر علی، صاحب کتاب امام ابو نعیم کا تعارف، تذکرہ حضرت مترجم، کچھ پیش نظر کتاب کے بارے اور مقدمہ از ابو نعیم اصفہانی پر بحث کی گئی ہے۔ ترجمہ کے پیش لفظ میں سیرت نگاری تاریخ و تحقیق کے آئینہ میں ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں سیرت کے آغاز و ارتقاء کے ساتھ دلائل النبوۃ کا تعارف بھی پیش کیا گیا

ہے۔ مقدمہ میں دلائل النبوۃ ابو نعیم کا منہج و اسلوب بھی بیان کیا گیا ہے۔ محدث ابو نعیم کی کتاب دلائل النبوۃ کی خصوصیات اور منہج کو اردو ترجمہ کے مقدمہ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"دلائل النبوۃ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ محدث ابو نعیم کسی موضوع مثلاً جانوروں کا نبی ﷺ کی تعظیم بجالانا اور آپ ﷺ کا جانوروں کی گفتگو کو سمجھ لینا وغیرہ، پر اولاً متعدد احادیث پیش کرتے ہیں۔ ثانیاً ثابت کرتے ہیں کہ ان احادیث سے آپ ﷺ کی شان اعجاز کیسے ظاہر ہوتی ہے اور یہ امر کیوں کر معجزہ ہے۔ اس طرز تحریر کا نمایاں فائدہ یہ ہے کہ قاری کے ذہن پر احادیث کا اپنے موضوع پر انطباق واضح ہو جاتا ہے کہ واقعی ان احادیث سے ایسا امر ثابت ہو رہا ہے جو بلاشبہ نبی ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ یہ طرز تحریر دیگر محدثین کے ہاں نادر الوقوع ہے۔[25]

کتاب میں مروی روایات کے مابین جو تعارض نظر آتا ہے اس تعارض کو بھی دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں کہیں مضمون حدیث کا قرآن کریم سے بظاہر تعارض نظر آ رہا ہو یا کوئی دوسرا شبہ وارد ہو رہا ہو تو وہاں آپ علمی رنگ میں اس کا ازالہ بھی کرتے ہیں تاکہ قاری کا ذہن شبہات سے پاک رہے۔ تاہم بعض مقامات ایسے تھے جہاں شبہات وارد ہوتے تھے مگر بوجوہ انہیں زیرِ بحث نہ لایا گیا تھا وہاں اس عاجز مترجم نے حاشیہ میں ان کا ازالہ کر دیا ہے۔"[26]

مترجم نے اپنے تئیں عمدہ کوشش کی ہے کہ حواشی میں احادیث کے مابین تعارض و اختلاف کو دور کیا جائے۔

قاری محمد طیب نے مقدمہ میں ایک بات کا انکشاف کیا ہے کہ عربی میں موجود کتاب "دلائل النبوۃ" یہ اصل اپنی حالت میں نہیں ہے، بلکہ "دلائل النبوۃ" کا ایک خلاصہ ہے۔ قاری محمد طیب لکھتے ہیں:

"کتاب کا سرورق دیکھ کر تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکمل "دلائل النبوۃ" نامی کتاب ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آج وہ مکمل "دلائل النبوۃ" جو محدث ابو نعیمؒ نے تین حصوں میں لکھی تھی کہیں موجود نہیں۔ موجودہ نسخہ اصل کتاب کا منتخب خلاصہ ہے جس میں اصل کتاب کے ہر باب کی چیدہ احادیث لے کر باقی کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اس لیے اسے "دلائل النبوۃ" نہیں "منتخب دلائل النبوۃ" کہنا چاہیے۔ یہاں اصل کے مقابلہ میں ۱/۳ ہے۔ البتہ حلب سے ۱۹۷۰ء میں شائع ہوانے والے نسخہ کے دیباچہ میں بتلایا گیا ہے کہ قاہرہ (مصر) کے دارالکتب المصریہ میں اصل "دلائل النبوۃ" کا پہلا حصہ موجود ہے جو فصل نمبر ۱۳ تک ہے۔ اس قلمی نسخے کا سن کتابت ۱۳۱ے ھ جبکہ دوسرے دونوں حصے وہاں بھی موجود نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر علماء مثلاً امام سیوطی خصائص کبریٰ میں اور علامہ قسطلانی فتح الباری میں "دلائل النبوۃ" لابی نعیم کے حوالے سے متعدد احادیث پیش کرتے ہیں مگر وہ موجودہ "دلائل النبوۃ" میں غیر موجود ہیں۔"[27]

قاری محمد طیب نے اپنے نقطہ نظر پر کچھ دلیلیں بھی ذکر کی ہیں۔ دلائل النبوۃ یہ اصل کتاب نہیں ہے بلکہ آپ کی وفات کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں قاری محمد طیب کا نکتہ نظر یہ ہے کہ اس کتاب کا خلاصہ کس نے تیار کیا، اس بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ خود ابو نعیمؒ نے پہلے مفصل "دلائل النبوۃ" لکھی تھی اور ایک ایک حدیث کو متعدد طرق سے لکھا مگر بعد ازاں سہولت کے لیے اسے مختصر کر دیا اور حدیث کے متعدد طرق میں سے زیادہ واضح اور صحیح تر طریق کو لے کر باقی کو حذف کر دیا۔ جیسا کہ دیگر کئی مصنّفین نے بھی اپنی کتابوں کو مختصر کیا ہے، جیسے علامہ تفتازانی نے علم بیان و معانی پر اپنی کتاب المطول کو مختصر کر کے مختصر المعانی کے نام سے لکھا اور علامہ ابن حزم نے الایصال کو المحلی کے نام سے مختصر کر دیا۔ مگر وجدان سلیم کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ جن مصنّفین نے اپنی کتب کا خلاصہ خود لکھا تھا ان کی اصل کتاب اور خلاصہ دونوں معروف ہوئے ہیں۔ مگر یہاں اصل "دلائل النبوۃ" کا وجود ہی مفقود ہو گیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی اور شخص نے کتاب کو آسان کرنے کی غرض سے اس میں سے منتخب احادیث کو لے کر باقی کو اڑا دیا ہے تاکہ تکرار طرق سے قاری کبیدہ خاطر نہ ہو اور کتاب کی افادیت بڑھ جائے۔ اگرچہ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہو سکا تاہم یہ پتا چلتا ہے کہ یہ خلاصہ ۶۰۳ھ سے پہلے یعنی محدث ابو نعیم کی وفات سے ۱۷۳ سال بعد یا اس سے کم و بیش عرصہ میں وجود پذیر ہو گیا تھا۔ کیونکہ پٹنہ (ہندوستان) میں خان بہادر خدا بخش کی لائبریری میں جو قلمی نسخہ موجود ہے جس کا

لائبریری نمبر ۲۲۴۶ ہے اس پرسن کتاب ۶۰۳ھ لکھا ہوا ہے۔ اس میں اور آج کی موجودہ "دلائل النبوۃ" کتاب میں کچھ فرق نہیں۔[28]

اُردو ترجمہ کی خصوصیات بقلمِ مترجم:

اردو ترجمہ کی خصوصیات جو جو خود مترجم قاری محمد طیب نے لکھی ہیں:

ا۔ ترجمہ لفظی کم اور با محاورہ زیادہ۔

کوشش کی ہے کہ حدیث کا مفہوم اپنے الفاظ میں قاری تک پہنچاؤں۔ مگر ایسی آزادی کے ساتھ نہیں کہ اصل مفہوم تھوڑا رہ جائے اور اپنی طرف سے ڈالا جانے والا مفہوم زیادہ ہو جائے اور اس کے بھی کچھ اسباب ہیں۔ سب سے اہم یہ ہے کہ امام ابو نعیم نے اس کتاب میں نبی ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی سیرت کو بعض سیرت نگاروں کی طرح اپنے الفاظ میں نہیں لکھا، بلکہ صرف احادیث کو یکجا کر دیا ہے۔ اس لیے اگر ترجمہ میں محض اردو ادب کی چاشنی بھرنے کی خاطر اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ الفاظ داخل کیے جاتے تو یقیناً جابجا بیان حدیث میں خیانت لازم آتی۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مترجم اور دیگر مترجمین میں یہی بڑا فرق ہے کہ قرآن و حدیث کے مترجم کو دیگر اہل تراجم جیسی آزادی نہیں ہوتی، آج کل لوگوں نے اسے جتنا آسان سمجھ رکھا ہے یہ اتنا ہی مشکل ہے۔

۲۔ اسناد کا حذف

احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک عام قاری کو ان میں دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس کے لیے ایک بوجھ ثابت ہو سکتی ہے۔ جسے اسناد مطلوب ہوں وہ اصل کتاب دیکھ سکتا ہے۔

۳۔ عنوان بندی

جابجا عنوانات اور سرخیاں بڑھائی گئی ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے کی دلچسپی بڑھے۔ محدثین کا بھی معمول رہا ہے کہ وہ احادیث کو مختلف عنوانات کے تحت لاتے ہیں۔

۴۔ حواشی کا اہتمام

جہاں بھی کوئی تشنہ و تشریح مقام تھا، ذیل میں اس پر مختصر حاشیہ لکھا گیا ہے اور ہر ایک فصل کے حاشیے ترتیب وار نمبروں سے لائے گئے

ہیں۔ جب نئی فصل شروع ہوتی ہے تو نمبر بھی نئے سرے سے شروع ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے آئندہ اشاعت میں اس کے اندر تبدیلی کرنا پڑے اور مزید حواشی بڑھائے جائیں۔

۵۔ معجزات کا سیاق وسباق

جہاں امام ابونعیم کسی مخصوص غزوہ کے موقع پر ظاہر ہونے والے معجزات بیان کرتے ہیں، وہاں حاشیہ میں اس غزوہ کا اجمالی خاکہ پیش کر دیا گیا ہے تاکہ قاری معجزات نبویہ کو ان احوال کے آئینے میں دیکھ سکے جن میں ان معجزات کا ظہور ہوا تھا۔ اس طرح قاری کے ذہن میں ان معجزات کی اہمیت و معنویت دوچند ہو جاتی ہے۔

٦۔ احادیث کی تخریج

جابجا مناسب مواقع پر احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ یہ چیز بھی یقیناً قارئین کی دلچسپی میں اضافہ کا باعث بنے گی۔[29]

مترجم بہت سے مقامات پر اہم عربی متن کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ ذیل میں بطور نمونہ ایک حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"جبیر بن مطعم فرماتے ہیں جن دنوں نبی ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا، میں شام کے سفر پر نکلا تھا۔ میں بصریٰ پہنچا تو عیسائیوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی اور کہنے لگے تم اہلِ حرم سے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگے تمہارے ہاں جس شخص نے اعلانِ نبوت کیا ہے، تم اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو وہ میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنے گرجا میں لے گئے۔ وہاں بت اور تصاویر تھیں۔ انہوں نے پوچھا تمہیں نئے مبعوث ہونے والے اس نبی ﷺ کی صورت یہاں نظر آتی ہے؟ مجھے وہاں آپ کی تصویر نظر نہ آئی۔ میں نے کہا ان کی تصویر یہاں نہیں۔ وہ مجھے اس سے بڑے گرجا میں لے گئے، وہاں پہلے سے زیادہ بت اور تصاویر تھیں۔ کہنے لگے اب دیکھو کیا اس کی تصویر یہاں ہے؟" فنظرت فاذا انا بصفة رسول اللهﷺ وصورته واذا انا بصفة الی بکر وصورته وهو اخذ بعقب رسول اللهﷺ -"میں نے دیکھا وہاں نبی ﷺ کی تصویر موجود تھی اور اس میں ابو بکر صدیق نے آپ کا دامن پکڑا ہوا تھا۔" انہوں نے سوال کیا تمہیں اس نبی کی تصویر مل گئی؟ میں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا پہلے یہ بتلاؤ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ وہ نبی ﷺ کی پیشانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے، کیا یہ اسی نبی کی تصویر

ہے؟ میں نے کہا بخدا ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی ہیں۔ کہنے لگے تم اسے جانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔"

قالو الی نشھد ان ھذا صاحبکم وان ھذاالخلیفة من بعدہ""تو اس پر انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے

ہیں کہ یہ تمہارا رسول ہے اور یہ اس کے بعد اس کا خلیفہ ہے۔"[30]

اس ترجمہ کا تحلیلی جائزہ کچھ یوں ہے:

۱۔احادیث مبارکہ کی تخریج تو کی گئی ہے مگر احادیث کا نقد نقل نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس درجہ کی ہے۔ ۲۔ترجمہ میں بعض مقامات پر غیر ضروری عربی متن لگایا گیا ہے جبکہ ترجمہ میں متن مکمل ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔ ۳۔اکثر مقامات پر ترجمہ بصورت اقتباس میں کیا گیا ہے۔ مگر بعض جگہوں پر صرف ایک یا دو سطروں کا اقتباس بھی مذکور ہے۔ ۴۔علم رموز و اشارات کا بھی استعمال بہت کم ہے۔ ۵۔حواشی میں اپنے عقیدہ و مسلک کی بھی ترجمانی کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۶۔بعض مقامات پر اپنے طرف سے ترجمہ میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ص ۷۴ پر "فضیلت نمبر" میں فضیلت کا اضافہ ہے۔ ۷۔بعض مقامات پر آیات قرآنی کے حوالہ نہیں دیا جیسے صفحہ نمبر ۴۸ پر آیت "عان الذین ینفون"۔ ۸۔وضاحت کرنے کے لیے ترجمہ کو بریکٹ میں نہیں کیا گیا ہے۔

5۔"حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین" از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (مترجم: محمد اعجاز جنجوعہ)

دلائل نبوت اور معجزات پر مستقل کتب جو تالیف ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک علامہ یوسف نبہانی کی کتاب "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین" بھی ہے۔ علامہ یوسف نبہانی متاخر سیرت نگاروں میں سے ہیں لیکن اس کتاب میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ دلائل نبوت اور معجزات کا ذکر کیا ہے، اس کا اردو ترجمہ محمد اعجاز جنجوعہ نے کیا ہے۔ مترجم نے ترجمہ شدہ کتاب کے مقدمہ میں خود اپنا مختصر سا تعارف بھی کچھ اس طرح ذکر کیا ہے:

"خاکسار محمد اعجاز جنجوعہ علاقہ ونہار ضلع چکوال کے ایک غیر معروف گاؤں بھین (Bheen) کا باشندہ ہے۔ تعلیمی قابلیت ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی بی ایڈ اور درس نظامی ہے۔ پچھلے پندرہ سال سے کالج میں بطور استاذ علوم اسلامیہ خدمات سر انجام دے رہا ہوں، آج کل گورنمنٹ ڈگری کالج بوچھال کلاں میں تعیناتی ہے اور تدریس کے علاوہ بطور منتظم ادارہ کام کر رہا ہوں، دینی علوم کے لیے دو اساتذہ کے نام بہت مشہور ہیں ایک مولانا سید منور

شاہ صاحب مفتی علاقہ ونہار مذکورۃ الصدر جو اہلسنت وجماعت کے مایہ ناز عالم ہیں اور دوسرے پروفیسر غازی احمد شیخ جو کہ مشہور نو مسلم ہیں۔''[31]

مترجم ترجمہ کا سبب اور وجہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''یوں تو کتاب حجتہ اللہ علی العالمین پچھلے پندرہ سال سے راقم الحروف کے زیرِ مطالعہ رہی ہے مگر کبھی بھی اس کے ترجمہ کا خیال پیدا نہیں ہوا نہ ہی علمی بے بضاعتی کے باعث اس کی ہمت ہوئی۔ تقریباً تین سال پہلے ایک خاص ضرورت کے تحت کتاب کا ایک مختصر حصہ، جو گزشتہ کتاب وصحائف میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پیش گوئیوں پر مشتمل ہے، ترجمہ کیا'' جس کی کن بھنک جناب سید شجاعت رسول صاحب مالک نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کو ہو گئی تو انہوں نے اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کی تحریک دی، چنانچہ ان کے پیہم اصرار پر ترجمہ کا باقاعدہ کام شروع کر دیا''۔[32]

زیرِ بحث ترجمہ کی خصوصیات اور کمزوریاں کچھ یوں ہیں:

۱۔ باکمال بامحاورہ ترجمہ ہے اور جملوں کے مابین ایسا ربط اور ترتیب ہے کہ اصل کتاب کا گمان ہوتا ہے۔

۲۔ علم رموز پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

۳۔ مترجم کی طرف سے وضاحتی قول کو بریکٹ کے اندر ظاہر کیا گیا ہے۔

۴۔ باب، فصل اور مبحث کے عنوان کو نمایاں انداز میں لکھا گیا ہے۔

۵۔ منتخب پانچ اساسی کتب میں سے اقوال کو مقدمہ میں بولڈ کر کے لکھا گیا ہے۔

۶۔ بادی النظر میں مترجم نے ترجمہ کا حق ادا کیا ہے۔

۷۔ مترجم کی طرف سے حواشی میں کوئی اضافہ جملہ یا وضاحت کی خاطر حاشیہ نہیں لگایا گیا۔

۸۔ آیات قرآنی کا اصل متن ذکر کیا گیا ہے لیکن حوالہ نہیں دیا اور قرآنی آیات کے ترجمہ کی نشاندہی نہیں کی گئی کہ یہ کس کتاب سے لیا گیا ہے۔

۹۔ احادیث مبارکہ کی تخریج نہیں کی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ کی درایت پر مترجم کو کام کرنا چاہیے تھا۔

۱۰۔ مسلک کو بیان کرتے ہوئے اول، دوم اور سوم لکھے گئے ہیں۔ مترجم کو چاہیے تھا کہ وہ مسلک کے بعد بریکٹ میں مسلک کے نام کی

نشاندہی کر دیتے۔

۱۱۔ ایک عنوان کے ماتحت روایات کو نمبر دے کر لکھا جاتا تو بہتر ہوتا۔

۱۲۔ کسی بھی مقام پر روایت کا کوئی بھی حوالہ مکمل نہیں دیا گیا ہے۔

۱۳۔ بادی النظر میں کتاب کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب میں خشک و تر کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اُردو ادب سے چن چن کر الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جیسے ایک دو جملے ملاحظہ ہو:

"اس کتاب کی آیات محکم اور کلمات واضح اور مفصل ہیں اس کی بلاغت نے عقل انسانی کو مبہوت کر دیا ہے اور اس کی فصاحت نے ہر کلام کو مغلوب کر دیا ہے، اس کے ایجاز و اختصار اور اعجاز میں یگانگت اور اس کے حقیقت و مجاز میں باہم معاونت ہے، اس کے مطالع و مقاطع ہم آہنگ ہیں اور کلام کی تمام خوبیوں اس کی جامعیت میں سمٹ آئی ہیں۔"[33]

۱۴۔ کتاب کا ترجمہ کچھ مقامات پر مکالماتی انداز میں بھی کیا گیا ہے جیسے:

قریش: آپ ہی ایک رائے قائم کر دیں ہم اس پر کاربند رہیں گے۔

ولید: نہیں تم کہو میں سنتا ہوں۔

قریش: ہماری رائے ہے کہ ہم اسے کاہن کہیں۔

ولید: اللہ کی قسم! وہ کاہن نہیں ہم نے کاہن دیکھے ہیں، اس کا کلام نہ کاہن کا زمزمہ ہے نہ اس کا سجع۔

قریش: پھر اسے مجنوں کہیں یعنی وہ دیوانہ ہے۔

ولید: خدا کی قسم! وہ دیوانہ بھی نہیں ہم نے دیوانے دیکھے ہیں، ہم محمد ﷺ کو اچھی طرح جانتے ہیں اس میں دیوانوں کا سا غیظ و غضب اور خلجان و وسوسہ نہیں۔[34]

حاصل تحقیق:

مقالہ ہذا میں سیرت نبویہ کے مختلف میادین میں سے ایک اہم میدان کتب دلائل نبوت کو مرکزی اہمیت دیتے ہوئے ان کتب کے اردو

تراجم کے مطالعہ و جائزہ کو پیش کیا گیا ہے۔ عربی زبان کے بعد علوم دینیہ کا سب سے بڑا ذخیرہ اردو زبان میں موجود ہے۔ اور اس ذخیرہ میں ایک بڑا حصہ مترجم ادب کا ہے۔ اسلامی ادب کے اردو میں منتقل کرنے کی روایت انفرادی اور ادارہ جاتی سطح پر برسہابرس سے جاری ہے۔ جس طرح قرآن مجید کے اردو زبان میں بیسیوں تراجم موجود ہیں، اسی طرح متعدد معروف کتب کے ایک سے زائد تراجم کیے گئے ہیں۔ اس مقالہ میں پانچ امہات کتب دلائل نبوت کے اردو تراجم کا مطالعہ و جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ جس میں علامہ جلال الدین سیوطی کی شہرہ آفاق تصنیف الخصائص الکبری کے چار اردو تراجم کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مترجمین کتب نے اپنے اپنے ذوق اور اسلوب میں امہات کتب کو اردو میں ڈھالا ہے۔ یہ تراجم کئی پہلوؤں سے بہت اہمیت کے حامل ہیں کہ جیسے معیاری ادبی زبان، توضیحی حواشی۔ لیکن ان میں کئی امور ایسے بھی ہیں کہ جو توجہ طلب ہیں۔ جیسے بعض مقامات کا ترجمہ نہ کرنا، ابواب یا شہ سرخیوں میں تکلف سے کام لینا وغیرہ۔ مقالہ کی بحث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مذہبی ادب کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے غیر معمولی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کہ عام آدمی جب اس مترجم کتاب سے استفادہ کرتا ہے تو وہ اسے اصل صاحب تصنیف ہی کی بات کے طور پر لیتا ہے اور اگر مترجم نے درست ترجمہ نہیں کیا تو قاری کو صحیح تفہیم نہ ہو سکے گی۔ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے اصل متن کی ترجمہ میں یا حواشی میں نشاندہی کر دی جائے تو اصل نصوص تک رسائی ہو جائے گی۔ مترجمین جن کتب کا ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں تو بعض اوقات جس فن کی کتاب کے اس بارے آغاز میں تعارفی حصہ بھی اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں جو کہ ایک اچھی روایت ہے اور اسے زندہ رہنا چاہیئے۔ مترجم اگر آیات و احادیث کی تخریج کے ساتھ اعلام و اماکن، متن میں منقول اہم اقوال و روایات بارے حواشی یا توضیحی نوٹ بھی ذکر کر دیں تو زیادہ بہتر ہو۔ اسلامی ادب کے اردو میں منتقل کرنے کے حوالے سے مذکورہ امور سے اعتناء یقینا اردو تراجم کی اہمیت میں اضافہ کا باعث ہو گا۔

مصادر اور مراجع:

1 . خالد انور محمود، اردو نثر میں سیرت رسول (لاہور: اقبال اکیڈمی، 1989)208۔

Khālid Anwār Māhmūd, Urdū Nathar mīn Sīrat Rasūl (Lāhore: Iqbāl Acādemy, 1989) 208.

2 . سید رفیع الدین اشفاق، اُردو کی نعتیہ شاعری (کراچی: اُردو اکیڈمی، 1989) 9۔

Syīd Rafiʿud Din Ishfāaq, Urdū ki Nāʿtiyah Shāʿri (Karāchi: Urdū Acādemy, 1989) 9.

3 . خالد انور محمود، اردو نثر میں سیرت رسول، 219۔

Māhmūd, Urdū Nasr Mīn Sīrat Rasūl, 219.

4 . Muhammad Ishāq, India's Contribution To The Study Of Hadith, Dacca University of Dacca,

1955, 57.

5. خالد انور محمود، اردو نثر میں سیرت رسول، 219۔

Khālid Anwār Māhmūd, Urdū Nathar mīn Sīrat Rasūl, 219.

6. جلال الدین سیوطی، الخصائص الکبریٰ، مقدمہ: شمس بریلوی (لاہور:۲۰۰۶ء) ۱/۶۱۔

Jalal al Din Suyuti, al-Khasais al Kubra, Muqadima: Shams Brelvi, (Lahore: 2006), 1/61.

7. محوّلہ بالا۔

Ibidem.

8. محوّلہ بالا۔

Ibidem.

9. ایضا، 1/32-33۔

Ibid, 1/32-33.

10. سیوطی، مقدمہ خصائص الکبریٰ، ۱/۱۹۔

Sūyūtī, Mūqadimah Khasāis al-Kūbra, 1/39.

11. سیوطی، الخصائص الکبریٰ، اردو ترجمہ: عبد الاحد قادری (لاہور: ممتاز اکیڈمی، س ن) ۲/۴۶۔

Sūyūtī, al-Khasāis al-Kūbra, Urdu Tarjama: Abdul Ahad Qādiri (Lahore: Mūmtāz Academy,ND)2/46.

12. سیوطی، الخصائص الکبریٰ، مقدمہ (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، س ن)، ۱/۱۔

Sūyūtī, al-Khasāis al-Kūbra, Mūqadmah (Lahore: Ziā al Qurān publications, ND) 1/1.

13. سیوطی، الخصائص الکبری، اردو ترجمہ، ۱/۲۰۔

Sūyūtī, al-Khasāis al-Kūbra, Urdū Tarjama, 1/20.

14. ایضا، ۱/۲۱۔

Ibid, 1/21.

15. عبد الرحمان جامی، شواہد النبوۃ، اردو ترجمہ: بشیر حسین ناظم، مقدمہ: ارشد میر (لاہور: مکتبہ نبویہ، 1995)۳۔

‘Abd al-Rahman Jāmi, Shāwāhid al Nubūwah, Urdu Tarjama:Bashir Husyn Nazim, Mūqadimah: Arshad Mīr (Lahore: Maktabah Nabawiyyah, 1995) 3.

16. محوّلہ بالا۔

Ibidem.

17 عبد الرحمان جامی، شواہد النبوۃ، اردو ترجمہ، ۹۶۔

‘Abd al-Rahman Jāmi, Shāwāhid al Nubūwah, Urdu Tarjama, 69.

18. ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، دلائل النبوۃ، اُردو ترجمہ: اسماعیل الجارودی، مقدمہ عبد المعطی (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۰۹ء) ۱/۳۴۔

Abū Bakar Ahmad bin Hussayn Baīhqī, Dalāil al Nubūwah, Urdu Tarjamah: Ismāʿil Al-Jarudi, Mūqadimāh: ‘Abd al-Mu’ti (Karāchī: Dar al-Isha’at, 2009, 1/34.

19. ایضا، ۱/۳۸۔

Ibid, 1/38.

20. محوّلہ بالا۔

Ibidem.

21. ایضا، ۱/۶۰۔

Ibid, 1/60.

22. ایضا، ۱/۲۷۔

Ibid, 1/27.

23. ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، دلائل النبوۃ، اُردو ترجمہ: محمد طیب، مقدمہ حافظ صابر (لاہور: ضیاء القرآن، ۲۰۰۱ء) ۱/۲۴۔

Abu Naʿīm Ahmad bin ‘Abd Allah Asfahani, Dalāil al-Nubūwah, Muqadimah Hāfiz Sābir (Lahore: Zīā al Qūrān, 2001), 1/24.

24. ایضا، ۱/۲۷۔

Ibid, 1/27.

25. ایضا، ۱/۲۹۔

Ibid, 1/29.

26 . محوّلہ بالا۔

Ibidem.

27 . ایضاً، ۱/ ۳۰۔

Ibid, 1/30.

28 . ایضاً، ۱/ ۳۱۔

Ibid, 1/31.

29 . ایضاً، ۱/ ۳۲-۳۳۔

Ibid, 1/32-33.

30 . ایضاً، ۱/ ۵۷-۵۸۔

Ibid, 1/57-58.

31 . یوسف بن اسماعیل نبہانی، (مقدمہ) معجزات سید المرسلین، اُردو ترجمہ: محمد اعجاز جنجوعہ (لاہور: نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، ۲۰۰۰ء) ۴۳۔

Yusuf bin Ismail Nibhāni, (Mūqadmah) Muʿjizāt Syīd al Mūrsalīn, Urdu Tarjama: Muhammad Ijaz Janjuah (Lahore: Nuriah Rizviah Publications, 2000) 43.

32 . محوّلہ بالا۔

Ibidem.

33 . ایضاً، ۴۸۳۔

Ibid, 483.

34 . ایضاً، ۴۸۷۔

Ibid, 487.